الہدیٰ

(تیسری قسط)، سورۂ قٓ

ڈاکٹر اسرار احمد

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم ۝ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۝

قٓ ۝ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ ۝ بَلْ عَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ
مِّنْهُمْ فَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا شَیْءٌ عَجِیْبٌ ۝ ءَاِذَا مِتْنَا وَ
كُنَّا تُرَابًا ذٰلِكَ رَجْعٌۢ بَعِیْدٌ ۝ قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُصُ الْاَرْضُ
مِنْهُمْ وَعِنْدَنَا كِتٰبٌ حَفِیْظٌ ۝ آمنت باللہ صدق اللہ العظیم ۝

السلام علیکم! نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم

امابعد:

قرآن حکیم کی سورتوں میں سے دوسری سورہ جسکا آغاز حروف مقطعات میں سے صرف ایک حرف سے ہوتا ہے سُورہ "قٓ" ہے۔ جو اسی نام سے موسوم ہے۔ ۴۵ آیات اور تین رکوعوں پر مشتمل یہ سورہ مبارکہ مصحف میں ۲۶ ویں پارہ کی آخیر میں واقع ہوئی ہے۔ اس سورہ مبارکہ کا مرکزی مضمون ہے "اثبات آخرت"۔

قرآن مجید جن تین بنیادی باتوں کو ماننے کی دعوت دیتا ہے۔ جو گویا اسلام کے اساسی معتقدات ہیں۔ بنیادی ایمانیات ہیں۔ ان میں سے اصولی اعتبار سے تو اہم ترین ہے توحید لیکن عملی اعتبار سے اہم ترین ہے معاد یا عقیدۂ آخرت۔ اس لئے کہ انسان کے عمل کی درستی کا دارومدار اسی عقیدے کی درستی پر ہے۔ اگر انسان کو یقین ہو کہ زندگی صرف یہ زندگی نہیں ہے مرنے

کے بعد پھر جی اٹھنا ہے اور اپنے رب کے حضور میں حاضری دینی ہے اور وہاں اس زندگی کے تمام اعمال کا محاسبہ ہوگا اور جزا و سزا کے فیصلے ہونگے۔ اگر یہ یقین انسان کے دل میں راسخ ہوجائے تو واقعہ یہ ہے کہ پھر انسان کے عمل کی درستی اور اسکی سیرت و کردار کی صحت اس کا ایک لازمی نتیجہ ہوگا۔

اس سورہ مبارکہ کا آغاز ہوتا ہے۔

قٓ ۚ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ ۝

سے۔ جیسا کہ پہلے عرض کیا گیا تھا حرف قٓ جو شروع میں آیا ہے اگر گنتی کی جائے تو اس سورہ مبارکہ میں وہ ۵۷ مرتبہ آیا ہے جو ۱۹ کا ۳ سے صحیح حاصل ضرب ہے اور اس معاملے میں اس سورہ میں ایک خاص نکتہ اور ہے اور وہ یہ کہ اس میں بعض معذب اقوام کا ذکر بھی ہے۔ جیسے قوم لوط، قوم عاد، قوم ثمود۔

قرآن مجید میں ۱۳ مقامات پر قوم لوط کا ذکر ہے لیکن ۱۲ جگہ "قوم لوط" کے الفاظ آئے ہیں اور اس سورہ میں "اخوان لوط" کہا گیا۔ اور واقعتاً یہ بات بڑی ــــ SIGNIFICANT یعنی بڑی معنی خیز ہے کہ اگر یہاں لفظ قوم آتا تو قٓ کا حرف بڑھ جاتا۔ تعداد کے اعتبار سے ۵۸ ہوجاتا اور اس طرح وہ جو حسابی نظام ہے درہم برہم ہوجاتا۔ جس کا تعلق ۱۹ کے عدد سے ہے اس کے بعد فرمایا۔ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ

قسم ہے اس بزرگ و برتر قرآن کی ـــ قسم کا اصل حاصل اور مفاد شہادت اور گواہی ہے۔ گویا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر سب سے بڑی گواہی اسکی سب سے بڑی شہادت اسکی سب سے بڑی دلیل، اس کا سب سے بڑا برھان خود قرآن مجید ہے۔ اور یہ معلوم ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سب سے بڑا معجزہ اصل معجزہ قرآن حکیم ہی ہے۔ پس رسالت محمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے اثبات میں قرآن مجید کی گواہی پیش کرنے

کے فوراً بعد عقیدہ آخرت کے ضمن میں لوگوں کو جو اشکال پیش آرہا تھا جو اعتراض وہ وارد کررہے تھے۔ اس کا ذکر ہے۔

بَلْ عَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ فَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا شَيْءٌ عَجِيْبٌ ۝ ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا ۚ ذٰلِكَ رَجْعٌۢ بَعِيْدٌ ۝

"یہ لوگ بڑے تعجب میں ہیں کہ انہی میں سے ایک شخص کو اللہ نے رسول بنا کر انکی طرف مبعوث کر دیا (صلی اللہ علیہ وسلم) اور وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ رسول جو ہمیں خبر دے رہے ہیں کہ ہم مرنے کے بعد دوبارہ جی اٹھیں گے تو کیا جب کہ ہم مر جائیں گے اور مٹی ہو کر مٹی میں مل جائیں گے، ہماری ہڈیاں بھی گل سڑ جائیں گی تو کیا پھر ہمیں اٹھا لیا جائے گا۔ یہ بات تو بہت دور کی ہے بڑی بعید از قیاس بات ہے، سمجھنے میں آنے والی بات نہیں۔" اس سے اس سورہ مبارکہ کا آغاز ہوا اور پھر مختلف دلائل مختلف شواہد سے عقیدہ آخرت کا اثبات کیا گیا۔

پہلے گواہی دی گئی آفاق سے، اس کائنات کو دیکھو۔ اس کے آثار کو دیکھو کیا وہ پروردگار جو اس کائنات کا خالق ہے کیا اس کے لئے یہی بات مشکل ہوگی کہ تمہیں دوبارہ پیدا کر سکے۔ چنانچہ اسی سورہ مبارکہ میں ایک مقام پہ فرمایا۔

اَفَعَيِيْنَا بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِ ؕ

کیا پہلی مرتبہ کی تخلیق کے بعد ہم عاجز آگئے ہیں اور کیا ہماری قوت خلاقی ختم ہو گئی ہے کہ ہم دوبارہ پیدا نہیں کر سکتے۔ ع یہ بالکل سیدھی سی بات ہے کہ کسی بھی کام کو پہلی مرتبہ کرنا مشکل تر ہوتا ہے دوبارہ کرنا آسان تر ہوتا ہے۔ تو ہم نے پہلی مرتبہ تمہیں پیدا کیا، تمہیں بنایا تو کیا ہم عاجز ہو گئے کہ دوبارہ تمہیں پیدا نہ کر سکیں گے ــ پھر ایک گواہی انسان کے ماحول سے دی

گئی - کہ تم زمین کو نہیں دیکھتے کہ مردہ پڑی ہوتی ہے، بنجر، بے آب وگیاہ - زندگی کے کوئی آثار اس میں نہیں ہوتے - بارش برستی ہے زمین سے روئیدگی نمودار ہوتی ہے ہریاول ہی ہریاول زندگی ہی زندگی ہر چہار طرف دوڑتی ہے اور ایسے محسوس ہوتا ہے کہ جیسے واقعی مردہ زمین زندہ ہوگئی ہو - یہ تمہارے سامنے کی بات ہے - تم شب و روز اس کا مشاہدہ کرتے ہو تو جو اللہ اس مردہ زمین کو آسمان سے بارش برسا کر زندہ کر سکتا ہے - کیا وہ تمہیں دوبارہ زندہ نہیں کر سکتا !

آیت ۹ میں فرمایا گیا کہ ہم نے آسمان سے برکت والا پانی نازل کیا پھر اس پانی سے پھلوں سے لدے باغ، غلے اور بلند و بالا کھجور کے درخت پیدا کر کے بندوں کو رزق پہنچانے کا انتظام فرمایا -

وَاَحْيَيْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا ط

یعنی جس طرح پانی سے ہم مردہ زمین کو زندگی بخش دیتے ہیں اسی طرح تم بھی قیامت کے دن زمین سے نکل آؤ گے - كَذٰلِكَ الْخُرُوْجُ جیسے کہ زمین سے روئیدگی نکل آتی ہے —— اس کے بعد دوسرے رکوع میں انسانی نفسیات کے بڑے اہم نکات بیان ہوئے ہیں اور واقعہ یہ ہے کہ اپنی علمی قدر و قیمت کے اعتبار سے یہ اتنے اہم ہیں کہ سرسری گفتگو اور محدود وقت اس کے متحمل نہیں ہو سکتے -

اس کے بعد قیامت کا نقشہ کھینچا گیا ہے - کہ کس طرح نوع انسانی دو حصوں میں منقسم ہو جائے گی - ایک جہنم والے ہوں گے پھر جہنم کا نقشہ کھینچا گیا ہے کہ اس میں انسانوں کو جھونکا جائے گا - اور پروردگار جہنم سے پوچھے گا -

هَلِ امْتَلَاْتِ

تو بھر گئی کہ نہیں ؟ تیرا پیٹ پُر ہو گیا یا نہیں ؟ اور وہ جواب دیتی رہے گی کہ

هَلۡ مِنۡ مَّزِيۡدٍ

کیا ابھی کچھ باقی ہے؟ اگر ہے تو وہ بھی لے آتے جائیں۔

ان جہنّم والوں کے مقابلے میں جنت والے ہوں گے۔ ان کے متعلق فرمایا گیا۔

وَاُزۡلِفَتِ الۡجَـنَّةُ لِلۡمُتَّقِيۡنَ غَيۡرَ بَعِيۡدٍ

"اور جنّت متقیوں کے لئے قریب لے آئی جائے گی۔ کچھ بھی دور نہ ہوگی"۔

پھر ان اہل جنّت سے کہا جاتے گا

هٰذَا مَا تُوۡعَدُوۡنَ لِكُلِّ اَوَّابٍ حَفِيۡظٍ ۝

"یہ ہے وہ چیز جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا"، ہر اس شخص کے لئے جو بہت رجوع کرنے والا اور بہت احتیاط کرنے والا تھا۔"

یہ سارا نقشہ کھینچنے کے بعد فرمایا اس کائنات کے شواہد اسکی گواہیاں اگر گوشِ حقیقت نیوش سے اس کائنات میں ہر چہار طرف سے آنے والی صداؤں کو سنو اور اگر نگاہ عبرت آموز سے اس کائنات کے چاروں طرف پھیلے ہوئے آثار اور آیات الہیہ کا مشاہدہ کرو تو تمہیں ہر طرف سے قیامت کا اثبات نظر آئے گا۔ اور پھر جب قرآن پڑھو گے اسکی آیات بینات میں اسی آخرت کے عقیدے کے لئے بار بار تذکیر ہے۔

اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَذِكۡرٰى لِمَنۡ كَانَ لَهٗ قَلۡبٌ اَوۡ اَلۡقَى السَّمۡعَ وَهُوَ شَهِيۡدٌ ۝

اس میں نصیحت ہے سبق آموزی ہے یاد دہانی ہے اس کے ایک ایک جملے میں اسکی ایک ایک آیت میں اسکے ایک ایک حرف میں ان حقائق کی یاد دہانی ہے۔ کہ جس کی طرف اشارہ کر رہی ہے اس کائنات کی ہر شے

اسکی طرف اشارہ کر رہی ہے انسان کی اپنی فطرت بھی اور اسکی اپنی عقل بھی۔
اِنَّ فِیْ ذَالِكَ لَذِكْرٰى لِمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيْدٌ ○

جو کوئی بھی قلب زندہ کا مالک ہو دل بیدار کا مالک ہو اس کے لئے بھی اس میں تذکیر ہے اور نصیحت ہے اور جو کوئی کان لگا کر دھیان سے ان آیات کو سنے اس کے لئے بھی اس میں نصیحت ہے اور یاد دہانی بھی ہے۔
آگے فرمایا کہ اے نبی!

وَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ ۔

صبر کیجئے، تحمل کیجئے، ان کے استہزا پر ان کے انکار پر، ان کی تکذیب پر اور اپنے رب کی تسبیح کیا کیجئے۔ اسی میں آپ کے لئے تسکین ہے سکون قلب ہے۔ اور آخر میں فرمایا:

فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ ○

جس کے دل میں ذرا سا بھی خوف ہے اللہ کا، جس کے دل میں ذرا سا بھی آخرت کا خیال اور خوف ہے اس کے لئے اس قرآن سے نصیحت اور تذکیر کا اہتمام فرماتے رہیئے، یہاں یہ بات واضح طور پر بطور اٹل اصول بیان کر دی گئی کہ تذکیر اور نصیحت کا اصل ذریعہ قرآن مجید ہے۔ فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ ○

اس طرح اس سورہ مبارکہ کا اول و آخر ایک دوسرے کے بالکل مشابہہ ہو گئے۔ قٓ ○ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ ○ سے اس کا آغاز ہوا اور فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ ○ پر اس کا اختتام ہوا۔

اللہ تعالے ہمیں قرآن حکیم سے صحیح طور پر استفادے کی سعادت عطا فرمائے! اور اس سے سبق حاصل کرنے اور نصیحت اخذ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

بارك الله لي ولكم في القرآن الحكيم ونفعني واياكم بالآيات والذكر الحكيم ○